دین کی محبت

(از مولوی محمد امین مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دارالحدیث دہلی)

ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر تھے۔ ان کے اصحاب کرام کو کسقدر تکلیفیں دی گئیں انکے تصور سے دنیا لرزہ براندام ہے۔ عاشقان رسول وارفتگان دین ایمان مال واسباب بھائی بہن ماں باپ سب کو ترک کردیتے ہیں دین حق کے پھیلانے میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں سولی پر چڑھ جاتے ہیں اور قتل کردیئے جاتے ہیں پھر بھی جان نثار رسول تو نیت ذرا بھی نہیں دبے اور برابر احکام خداوندی پہنچاتے رہے۔ انکی دینی محبت کا اظہار فقط ایک واقعہ سے یہاں کردیا جاتا ہے ورنہ تاریخ اسلام اس قسم کی سینکڑوں مثالوں سے بھری ہے

جنگ احد کے بعد عضل اور قارہ کا ایک گروہ جو کہ خون ابن مدرکہ کی شاخ سے دو قبیلے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دربار نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کرلیا ہے آپ ہمارے ساتھ چند اصحاب کو روانہ کریں تاکہ وہ ہماری قوموں کو دین خداوندی کی تعلیم دیں اور ہمیں قرآن مجید پڑھائیں نیز اسلام کے عقائد واحکام سکھائیں تو آپنے دس اشخاص کو ان لوگوں کے ہمراہ روانہ کئے جن میں بعض اصحاب کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں مرثد ابن ابی مرثد الغنوی۔ خالد ابن بکر لیثی۔ عاصم ابن ثابت۔ خبیب ابن عدی۔ زید ابن وثنہ۔ عبداللہ ابن طارق رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم ابن ثابت انصاری کو جو عاصم ابن عمر ابن خطاب کے نانا تھے صحابہ کی جماعت پر سردار مقرر کیا۔ یہ لوگ جب مقام رجیع یا ہدہ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ معظمہ کے بیچ میں ہے تو ان غداروں اور ملعونوں نے صحابہ کرام سے بدعہدی کی اور قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنو لحیان کو انکے خلاف بھڑکایا۔ اور بنو لحیان دو سو آدمی جن میں سو تیر انداز تھے ان کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور انہوں نے صحابہ کرام کا کھوج لگانا شروع کیا چنانچہ ان لوگوں نے ایک مقام پر جہاں اصحاب کرام نے ڈیرہ ڈالا تھا کھجور کی گٹھلیاں پائیں تو آپس میں کہنے لگے یہ یثرب (مدینہ) کی کھجور ہے اور اسی پتہ پر انکے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے آگے چلے جاتے تھے جب اصحاب کرام نے دیکھا کہ دشمنوں کی جماعت قریب آگئی ہے۔ تو انہوں نے ایک بلند ٹیلہ پر چڑھ کر ان غداروں سے پناہ لی اور بنو لحیان کے کفار نے جب چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا تو کہا کہ اگر تم لوگ ٹیلہ سے اتر کر اپنے تئیں ہمیں سپرد کردو تو ہم عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کرینگے یہ سنکر عاصم ابن ثابت نے اپنے ساتھیوں سے کہا لوگو! میں تو کافر کی پناہ میں کبھی نہیں اترتا اور پھر اپنے معبود خالق عالم سے خطاب کرکے یوں دعا مانگی۔ اللھم اخبر عنا نبیک صلی اللہ علیہ وسلم اسکے معنی یہ ہیں اے اللہ اپنے نبی کو یہ خبر پہنچا دے۔ الغرض بنو لحیان کے لوگوں نے تیر اندازی شروع کی اور عاصم بن ثابت مع سات آدمیوں کے انکے بیدرد اور بے رحم ہاتھوں سے شہید ہوئے اور حضرت خبیب ابن عدی اور زید بن وثنہ اور عبداللہ ابن طارق نے مجبور ہوکر ان کے عہد و پیمان پر بھروسہ کرلیا اور ٹیلے سے اتر آئے جب ان کافروں نے تینوں صحابہ کرام پر قابو پالیا تو ان غداروں نے اپنے قول و پیمان کو بالائے طاق رکھکر غداری کی اور اسیوقت مشکیں کس لیں اسپر عبداللہ ابن طارق نے فرمایا یہ پہلی دغا ہے اور نہ معلوم کیا کیا بدعہدیاں کرینگے خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ کبھی بھی نہیں جاؤں گا بلکہ میں ان مقتول ساتھیوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جو تمہارے ظالم ہاتھوں سے تیروں کا نشانہ بنے مگر انہوں نے اسے بہت کھینچا اور ساتھ لیجانیکی بہت سعی کی لیکن انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور برابر انکار کرتے رہے آخرکار انہوں نے